إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

قادیان

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۰۲

مدینۃ المسیح

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بفضل خدا ہر طرح خیر وعافیت ہے ٭

نئے آئین کے ماتحت قائم ہونے والی پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کے لئے پوری جد وجہد سے کام ہو رہا ہے۔ پڑھی لکھی خواتین بھی درخواستیں دے رہی ہیں بیرونجات کی احمدی انجمنوں کو بھی اس بارے میں پوری سرگرمی سے کام کرنا چاہیئے ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو پہلے دوزخ دیکھنے کیلئے تیار ہو

فرمایا:۔ مومن وہ ہے۔ کہ جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہو۔ کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کب کسی کا کانشنس کہتا ہے۔ کہ وہ ضائع ہوگا۔ کیا کوئی رسول ضائع ہوا۔ دُنیا ناخنوں تک ان کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن وہ ضائع نہیں ہوتے۔ جو خدا کے لئے ذلیل ہوا۔ وہی انجام کار عزت وجلال کا تخت نشین ہوا۔ ایک ابوبکر رضی کو دیکھو۔ جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی۔ اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ پہلے کچھ نہ کچھ دُکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

عشقِ اوّل سرکش وخونی بود ... تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

عشقِ الٰہی بے شک اول سرکش وخونی ہوتا ہے تاکہ نا اہل دُور ہو جائے۔ عاشقانِ حق راز کا ایسے میں ڈالے جاتے ہیں۔ قسم قسم کے مالی۔ اور جسمانی مصائب اٹھاتے ہیں۔ اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے دل پہچانے جائیں۔ خدا تعالےٰ نے یہ امر مقرر کر دیا ہے۔ کہ جب تک کوئی پہلے دوزخ پر راضی نہ ہو جائے۔ بہشت میں نہیں جا سکتا۔ بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے۔ جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار ہوتا ہے۔ دوزخ سے مراد آئندہ دوزخ نہیں۔ بلکہ اس دُنیا میں مصائب وشدائد کا نظارہ مراد ہے ۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

میسور میں تبلیغ احمدیت

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تین اشخاص دو مرد اور ایک عورت کی درخواستہائے بیعت حضرت امیر المومنین کی خدمت میں بھیج چکا ہوں۔ میسور کے شیعہ سنی۔ ہندو معزز طبقہ میں تبلیغ بفضلہٖ جاری ہے۔ معززین شوق سے ہماری باتیں سنتے۔ اور دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں جہلاء جن کو بھڑکانے کا علماء سوء کو فخر حاصل ہے۔ ۹۰ فی صدی ہمارے مخالف ہیں۔ ایک شیعہ دوست نے بیان کیا۔ کہ آپ کے مارنے کے لئے کمیٹی ہو رہی ہے۔ ہنس کر میں نے جواب دیا۔ وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ ہم اپنا کئے جاتے ہیں۔ خدا ہمارا محافظ ہے۔ ایک شیعہ مولوی صاحب نے برملا کہا۔ "تبلیغ اسلام کا جماعت احمدیہ نے حق ادا کر دیا۔ اختلافات خواہ کچھ ہوں۔ لیکن یہ ضرور کہا جائے گا۔ کہ جو کام آپ لوگوں (احمدیوں) نے کیا ہے۔ وہ بےمثال ہے"۔ میں نے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت ہے بیجاپور کے ایک ہندو گوروجی کو کرشن ثانی کا مژدہ سنایا۔ تبلیغ کا موقعہ ملا۔ وہ آبدیدہ ہو کر میرے پاس آ کر کہنے لگے۔ کہ آج تک کسی نے ایسی پاکیزہ باتیں نہیں کیں۔ اور قادیان دیکھنے کا اور حق کے قبول کرنے کا وعدہ کیا۔ نئے بیعت کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ رسول خانصاحب ساکن منڈی محلہ میسور

۲۔ سید امیر صاحب تاجر "

۳۔ مسماۃ مکہ بی زوجہ سید امیر صاحب تاجر "

خاکسار سید صوفی محمد عبد الرحیم از میسور

حیدرآباد سندھ کی جماعت کا اخلاص

جماعت حیدرآباد سندھ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ لیکن اخلاص اور ایثار میں روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اس جماعت کے پرانے احمدی باقاعدہ اور باشرح چندہ دینے والے ہیں۔ لیکن اب جو نئے اصحاب داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ ان کو بھی انہوں نے اپنے رنگ میں رنگین کر لیا ہے۔ اور انہوں نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہی اپنی ہر قسم کی آمد پر باشرح چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر ہماری دوسری جماعتیں بھی نومبائعین کو اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ اور ان کی تربیت کریں۔ تو ابتداء ہی سے وہ قربانی میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

قادیان میں مکان تعمیر کرانے والوں کے لئے نادر موقعہ

ایسے احباب کی خاطر جن کی مالی حالت ایسی نہیں۔ کہ وہ کمیٹی دار الانوار قادیان میں شریک ہو کر فائدہ اٹھا سکیں۔ ایک نئی کمیٹی تجویز کی گئی ہے۔ جس کے ۱۲۰ حصے ہونگے ہر حصہ دار کو فی حصہ دس روپیہ ماہوار ادا کرنے ہونگے۔ اس کمیٹی کی میعاد دس سال ہوگی ابتداء میں جمع شدہ رقم سے حصہ داروں کے مکانات کے لئے مناسب مقام پر زمین خریدی جائے گی۔ اس کے بعد ہر ماہ قرعہ اندازی کے ذریعہ جس حصہ دار کا نام نکلے گا اس کو رقم دی جایا کرے گی۔ رقم ملنے پر حصہ دار کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ فوراً مکان کی تعمیر شروع کر دے۔ مفصل قواعد بعد میں تجویز کئے جائیں گے۔ جو احباب اس کمیٹی میں بطور حصہ دار شامل ہونا چاہیں۔ وہ فوراً دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا کا معجزانہ اثر

بندہ کو نصف جنوری ۳۵ء سے بخار کی شکایت تھی۔ دیسی اور انگریزی ہر طرح کے علاج کئے۔ میو ہسپتال سے علاج کرایا۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر شروع اپریل میں مایوس ہو کر قادیان آ گیا۔ حالت نہایت خطرناک تھی۔ ہر ایک جو مجھے دیکھتا۔ یہی سمجھتا۔ میں چند گھنٹوں کا مہمان ہوں۔ آخر بندہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں درخواست دعا بھیجی۔ حضور نے دعا فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا فکر نہیں کریں۔ میں علاج کروں گا۔ شفا ہو جائے گی انشاء اللہ

چنانچہ حضور نے ازراہ شفقت دعا بھی کی اور دوا بھی عنایت فرمائی۔ جس سے بندہ کا بخار ٹوٹ گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ گویا حضور کی دعا سے مردہ میں جان پڑ گئی۔ یہ زندگی میرے لئے محض حضور کی دعا کا نتیجہ ہے اب صرف کمزوری باقی ہے۔ اس دوبارہ زندگی کی خوشی میں بندہ "الفضل" کی مدد کے لئے ایک روپیہ مصباح کے لئے ایک روپیہ۔ ریویو اردو کیلئے ایک روپیہ اور دو روپے زلزلہ فنڈ میں پیش کرتا ہے۔

خاکسار محمد ابراہیم احمدی مدرس خانکاہ صاحب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

نامہ نگار الفضل کا تار

پالم پور ۲۷ جون اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ حضور انشاء اللہ العزیز جمعہ کی صبح کو قادیان تشریف لائینگے حضرت ام المومنین کل دھرمسالہ تشریف لے گئیں۔ الحمد للہ کہ آپ کی اور دیگر تمام ممبران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت اچھی ہے۔

قابلِ توجہ کارکنانِ تبلیغ

آج کل ہماری طرف سے جو اشتہارات جماعتوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ ان کا چسپاں کرنا اور لوگوں کو سنانا یا پڑھانا خاص خدمت ہے۔ جب کوئی اشتہار لگانے یا تقسیم کرنے کے لئے پہنچے بہت احتیاط سے فوراً تقسیم کیا جائے۔ یا چسپاں کر دیا جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صدر انجمن جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد پر قاتلانہ حملہ

ہندو سماچار رشی ۲۴ جون مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے۔ "ہم ایک عرصہ سے حکومت اور ذمہ دار مسلم لیڈروں کی توجہ احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز تحریر اور تقریر کی طرف مبذول کر رہے ہیں۔ قتل و غارت کی دھمکیاں اب محض دھمکیاں ہی نہیں رہیں بلکہ یہ عملی صورت اختیار کر رہی ہیں۔ قصہ خوانی بازار پشاور کا واقعہ جیسا کہ سنا گیا ہے اگر صحیح ہے تو خطرہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ احرار اور دیگر مخالفین احمدیت کی بڑھتی ہوئی تحریک پر اگر بروقت قابو پانے کی کوشش نہ کی گئی۔ تو اس کا انجام نہایت خوفناک ہو سکتا ہے۔ ملزم عبد العزیز کے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں کوئی رائے قائم کرنا مشکل امر ہے۔ تاہم ہمیں امید ہے۔ کہ حکومت سرحد اس واقعہ کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گی ضرورت ہے۔ کہ مسلم رہنما اب بھی ہماری درخواست کی طرف دھیان دیں۔ اور مذہبی عقائد کے اختلاف کو خون خرابے کا باعث بننے سے روکیں"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

آفاتِ ارضی و سماوی سے مجبور ہوکر اہلِ ہند کی دردناک پکار

”یہ کیا ہونے والا ہے“

ہندوستان میں خدا تعالےٰ کے پے بہ پے رونما ہونے والے قہری نشانات۔ اور آسمانی و زمینی آفات نے ہر فرد بشر کو حیران و ششدر کر دیا ہے۔ وُہ لوگ جو کبھی بھُولے سے بھی خدا کا نام نہیں لیتے تھے۔ بے اختیار اس کا ذکر کرنے پر مجبُور ہو رہے ہیں۔ اور خود فراموش ہستیاں جنہیں کبھی موت کا خیال بھی نہیں آتا تھا موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے چلتا پھرتا دیکھ کر ترساں اور لرزاں نظر آتی ہیں۔ وجہ یہ کہ جو کچھ رونما ہو رہا ہے۔ بالکل غیر معمولی ہے۔ اور اس تواتر کے ساتھ رونما ہو رہا ہے کہ ایک مصیبت آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے پاتی۔ کہ دُوسری آ موجُود ہوتی ہے۔ ایک مقام کی ہلاکت و تباہی ابھی خون کے آنسو رُلا رہی ہوتی ہے۔ کہ دوسرے مقام کی بربادی وقف ماتم کر دیتی ہے۔ جس سے ہر حساس انسان میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہر درد مند کے منہ سے بے اختیار نکل رہا ہے۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے ؟

یہی وجہ ہے۔ اس وقت ہندوستان کے قریبًا ہر علاقہ ہر شہر اور ہر قریہ میں زمینی اور آسمانی آفات کے غیر معمولی نزول کی وجہ سے بے حد اضطراب پھیلا ہوُا ہے۔ لوگوں پر خوف و ہراس کی وجہ سے سونا حرام ہو چکا ہے۔ ذرا کسی کو کسی قسم کا کھٹکا سنائی دے۔ تو گھبرا کر اٹھ دوڑتا ہے۔ زور کی آندھی اور بارش میں لوگوں کو خوفناک تباہی کا خطرہ محسُوس ہوتا ہے۔ جگہ جگہ زلزلہ آنے کی خبریں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے لوگ بے حد سراسیمہ اور پریشان ہو رہے ہیں۔

غرض تمام ہندوستان کے طول و عرض میں اس قسم کی دہشت اور ایسا خوف پھیل گیا ہے جس کا پتہ اس سے قبل کسی وقت میں نہیں ملتا۔ یہ نتیجہ ہے ان غیر معمولی آفات کے نزول کا۔ جن کا اعتراف کرنے پر ہر شخص مجبُور ہو رہا ہے۔ اور تمام لوگوں کے اعتراف کی گونج اخبارات میں سنائی دے رہی ہے۔ چنانچہ اخبار ”انقلاب“ (۲۲ جون) لکھتا ہے :-

”خدا جانے ہندوستان آج کل گردشِ ایام کا شکار کیوں بن رہا ہے۔ کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا۔ کہ ملک کے کسی نہ کسی گوشے سے ہولناک تباہی و بربادی کی خبریں موصول نہ ہوتی ہوں۔ کہیں سیلاب آبادیوں کو تباہ کر رہا ہے۔ کہیں آگ چشم زدن میں بڑے بڑے رقبوں کو خاکستر بنا رہی ہے۔ کہیں لو لگنے سے بے شمار آدمی ہلاک ہو رہے ہیں۔ خیال تھا۔ کہ کوئٹہ کی قیامتِ صغریٰ کے بعد قدرت کا جوشِ غضب فرو ہو جائے گا۔ لیکن خداداد محلہ چوک ناصر خاں پشاور کی آتش زدگی سے ظاہر ہے۔ کہ ابھی شامت اعمال بدستور کارفرما ہے“۔

یہی صدا ہر طرف سے بلند ہو رہی ہے اور پکار پکار کر اس اضطراب اور بے چینی کا پتہ دے رہی ہے۔ جو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیل رہی ہے یہ بعینہٖ وُہی حالت ہے جس کی اطلاع آج سے کئی سال قبل خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے دی تھی۔ کہ لوگ اپنی اصلاح کر کے آنے والے مصائب سے بچ سکیں۔ چنانچہ آپ نے جہاں ہندوستان میں ہیبت ناک زلزلے آنے کا ذکر فرمایا۔ وہاں یہ بھی رقم فرمایا ہے :- کہ

”اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وُہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے۔ بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے۔ اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل۔ اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر پڑے“۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

ان سطور میں جو کچھ بتایا گیا ہے آج دیکھ لو۔ کس طرح حرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ آسمانی۔ اور زمینی آفات پے در پے رونما ہو رہی ہیں۔ غیر معمُولی رنگ دکھا رہی ہیں۔ تمام انسانوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ اور وہ بول اٹھے ہیں کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔

پس جبکہ یہ سب کچھ پُورا ہو رہا ہے اور ساتھ ہی سب کو اس بات کا بھی اعتراف ہے۔ کہ یہ انسانوں کی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر کلیتہً دُنیا پر گر جانے کا نتیجہ ہے۔ بدیوں اور بدکاریوں میں انتہاء کو پہونچ جانے کا نتیجہ ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کریں۔ تاکہ نجات پانے والوں میں سے ہوں۔ نہ کہ ہلاک ہونے والوں میں سے ؟

بے شک اس وقت اہل ہند میں سے سوائے ان لوگوں کے جن کے قلوب پر ازلی شقاوت کی مُہر لگ چکی ہے باقی سب میں ایک حد تک ایسا درد اور اضطراب پیدا ہو چکا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی رحمت اور مغفرت کو جوش میں لانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ ہر طرف سے دردناک پکار اُٹھ رہی ہے اور اپنی بداعمالیوں کے پیش نظر دل کی گہرائیوں سے یہ آواز نکل رہی ہے کہ یہ کیا ہونے والا ہے لیکن جب تک اعمال و افعال میں نمایاں تغیر نہ کیا جائے۔ اور سابقہ حالت کو بالکل نہ بدل دیا جائے۔ اس وقت تک چین کی گھڑی حاصل ہونا محال ہے۔ ہر شخص کو اپنے متعلق غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا اس نے اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا کی ہے۔ اور کیا اس نے خدا تعالےٰ سے لو لگائی ہے۔ اس کے احکام پر چلنے کا عہد کر لیا ہے۔ اس کی مخلوق سے نیکی اور بھلائی سے پیش آنا اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہے۔ ہر قسم کی برائیوں اور بدکاریوں سے بچنے کا اقرار کر لیا ہے ظلم۔ شرارت۔ اور فساد سے مجتنب رہنا ضروری سمجھ لیا ہے۔ جو شخص سچے طور پر اس قسم کی تبدیلی پیدا کرے گا۔ وُہ یقیناً نجات پانے والوں میں سے ہوگا۔ ورنہ اس وقت تک کہ خدا کے قہر کا نشانہ بن جائے۔ وُہ یہی کہتا رہیگا یہ کیا ہونے والا ہے ؟

کوئٹہ میں مرنے والے مسلمان اور احراری

اخبار ”احسان“ میں شائع ہوُا ہے کہ قصبہ لبغہ ضلع ہزارہ کا ایک خاندان جو دس بارہ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ باوجود کوئٹہ میں زلزلہ کے دن ملبہ کے نیچے دب جانے کے صحیح و سلامت نکل آیا۔ اور ان لوگوں نے اپنے گاؤں میں پہنچ کر بیان کیا کہ ”ہماری سلامتی کا باعث مرزائیوں کا بائیکاٹ ہے۔ جو ہم نے ایک عرصہ سے کر رکھا ہے“۔

جماعت احمدیہ کے متعلق ”احسان“ اور اس کے نامہ نگاروں کی دروغ بافیوں کے پیش نظر اول تو یہی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کسی نے اس قسم کا ادعا کیا بھی ہے۔ یا نہیں لیکن اگر کیا ہو۔ تو معلوم ہوا کہ کوئٹہ میں احراریوں کا ہم خیال اور حامی صرف یہ ایک ہی گھر تھا باقی تمام لوگ جو زلزلہ کے حادثہ میں فوت ہوئے ان سے قطعاً کسی قسم کا واسطہ نہ رکھتے تھے۔ اور نہ ان کے کسی اعلان کو قابل توجہ سمجھتے تھے۔ اس طرح احراریوں کے اس دعویٰ کا پول کھل جاتا ہے۔ کہ وُہ آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے نمائندہ ہیں ؟

علاوہ ازیں اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ احراریوں کے نزدیک کوئٹہ میں جس قدر مسلمان نذر اجل ہوئے وُہ اس لئے ہوئے کہ انہوں نے مجلس احرار کے ...

زلزلہ کوئٹہ اور وزیر ہند

وہ لوگ جو ابھی تک غفلت میں پڑے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی غفلت میں ہی ڈالے رکھیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے قہری نشانات کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ کہ اس قسم کے واقعات ہمیشہ سے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اور ان کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اپنے کسی مامور کو بھیجکر اہلِ دنیا اور خاص کر اہل ہند پر اپنی حجت پوری کرنیکے بعد انہیں گرفتار مصائب کیا ہے۔ حالانکہ اگر غور و فکر سے کام لیا جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ آج کل جس کثرت سے اور جس خوفناک شکل میں آفات رونما ہو رہی ہیں۔ ان کی مثال سوائے کسی ایسے زمانہ کے جبکہ خدا تعالےٰ کا کوئی فرستادہ آچکا ہو کہیں نہیں مل سکتی۔

حال میں ہی نئے وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے لنڈن میں کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "اتنا بھاری زلزلہ برطانوی سلطنت کے کسی ملک میں آج تک کبھی نہیں آیا۔ یہ غالباً سب سے بڑی مصیبت نازل ہوئی ہے۔"

فی الواقعہ اتنی بڑی مصیبت کی شکل دنیا نے ایک لمبے عرصہ کے بعد دیکھی ہے۔ اور اسے قہر الٰہی قرار دینے پر مجبور ہو رہی ہے۔ غیر مسلم لوگ اگر اس سے سبق حاصل نہ کریں تو اور بات ہے۔ لیکن وہ مسلمان جو قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام یقین کرتے اور اس میں یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں۔ کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ ہم اس وقت تک غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک کوئی رسول مبعوث نہ کرلیں۔ ان کے پاس اتنا بڑا عذاب دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی جنہوں نے خدا کا مامور ہونے کا دعوےٰ کیا کیا وجہ ہوسکتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور وید

وہ وید جن کی شکل آج بھی جبکہ پریس نے ہر ایک کتاب کی اشاعت بالکل آسان کر دی ہے۔ کروڑوں ہندوؤں کو دیکھنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اس کے متعلق آریوں کی طرف سے یہ عجیب و غریب دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ کہ آج سے تیرہ سو سال قبل وہ عرب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اور آپ نے دراصل انہی سے اخذ کر کے وہ تعلیم پیش کی۔ جسے اسلام کہا جاتا ہے۔

چنانچہ اخبار "آریہ مسافر" ۲۲ جون نہایت بے سروپا اور مضحکہ خیز باتیں بیان کرتا ہوا لکھتا ہے۔ "حضرت کی مکہ کی زندگی اور پرچار سے کم از کم یہ ثابت ہے۔ کہ جب تک وہ مکہ میں رہے ویدوں کے اصولوں کا پرچار کرتے رہے۔ اور خود بہت دیر تک ویدک دھرمی کی سی زندگی بسر کرتے رہے"۔ اور مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے۔ "وہ اس مذہب کے پیرو ہونے کا اعلان کریں۔ جس کے پیرو حضرت محمد صاحب خود تھے۔ اور جو کہ قدیم عربوں کا مذہب تھا یعنی ویدک دھرم"

اس قسم کی لایعنی باتیں آریہ پہلے بھی کئی بار پیش کر چکے ہیں۔ ہم اس بارے میں صرف اتنا ہی پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ نہ کوئی پریس تھا۔ اور نہ ذرائع آمد و رفت۔ اور سارے ہندوستان میں شاید ہی ایک آدھ سے زیادہ ویدوں کا کوئی نسخہ پایا جاتا ہو۔ اس وقت وید عرب میں کیونکر پہنچ گئے اور وہاں ان کے پڑھنے والا کون تھا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کیونکر پہنچے۔ اور آپ نے کس طرح ان کا مطالعہ فرمایا۔ بات صرف یہ ہے کہ آریہ صاحبان جب دیکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم نے مذہب اور روحانیت کے متعلق ایسی صداقتیں پیش کی ہیں۔ جنکا انکار محال ہے تو وہ اس ادعا کا سہارا لینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ باتیں ویدوں سے ہی اخذ کی گئی ہیں۔ حالانکہ نہ اس جامعیت اور اکملیت کے ساتھ وہ باتیں ویدوں میں موجود ہیں۔ اور نہ ان سے لی گئی ہیں۔

قطع نظر اس سے کہ آریوں کا یہ ادعا بالکل باطل ہے۔ ہم احراریوں سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ویدک دھرم کا پیرو کہنا اور ویدوں کی تعلیم کا پرچارک بتانا تو آپ کی شان کے خلاف اور آپکی ہتک کرنیوالا نہیں۔ اگر نہیں تو احراری خود بھی کیوں ویدک دھرمی نہیں کہلاتے۔ اور ویدوں کی تعلیم نہیں پھیلاتے۔ اور اگر اسطرح ہتک ہوتی ہے تو کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کبھی اس کے لئے انہوں نے آواز اٹھائی۔

نعت درشان اقدس سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رقمزدہ قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی۔ پشاور

کے زمن آید ثنائے مصطفیٰ — شد غذا مدحت سرائے مصطفیٰ
من نمی گویم خدا لیکن نبود — مظہرش کامل سوائے مصطفیٰ
برتر از جبریل و جملہ انبیاء ست — آں مقام منتہائے مصطفیٰ
گامزن شد بر صراط المستقیم — ہر کہ راشد رہنمائے مصطفیٰ
وحشیاں انسان و زاں برتر شدند — از مواعظ و از دعائے مصطفیٰ
ہست اکسیر از پئے امراضِ خلق — ہم دعا و ہم دوائے مصطفیٰ
طالب صحت بیا شو مستفید — از درِ دار الشفائے مصطفیٰ
گشت مامون از جہنم بالیقیں — ہر کہ شد زیر قبائے مصطفیٰ
حق از و راضی شود ہم او ز حق — ہر کہ می جوید رضائے مصطفیٰ
از گدا سلطان شوی گر بر سرت — سایہ افگن شد ہمائے مصطفیٰ
بہتر از شاہانِ عالم دانمش — گر کسے باشد گدائے مصطفیٰ
سنگ را لعلِ بدخشاں مے کند — آں اثر دارد ولائے مصطفیٰ
کرد بر چرخ بریں شق القمر — یک نظر معجز نمائے مصطفیٰ
می کند محبوب رب العالمین — اتباع و اقتدائے مصطفیٰ
من نمی دانم دگر معبود را — می پرستم من خدائے مصطفیٰ
احمدؐ ما شد چرا فخر الرسل — زانکہ دارد مقتدائے مصطفیٰ
گشت غالب بر ہمہ ادیاں ازاں — بود در دستش لوائے مصطفیٰ
غیرت ای مردم مسیح ناصری — جانشین گردد بجائے مصطفیٰ
زابن مریم بہ غلام احمدؐ ست — رہبر امت برائے مصطفیٰ
کیست ما را شافع و شارع نبی — اے مکفر ما سوائے مصطفیٰ
ما نمی دانیم دیگر رہبرے — ہست ما را پیشوائے مصطفیٰ
عاشقاں دل را بدلبر می دہند — من دلے دارم فدائے مصطفیٰ
سر نہم آنجا بہ پیش کردگار — ہر کجا بنہاد پائے مصطفیٰ
لعنت حق باد بر آں سرکشے — کو بسر دارد ابائے مصطفیٰ
کشتی نوح است در طوفانِ کفر — بہر ما بستاں سرائے مصطفیٰ

از شر شیطاں بود یوسف بہ امن
تا بود زیر ردائے مصطفیٰ

الفضل کے معاونین

گذشتہ اعلان کے بعد حسب ذیل احباب نے الفضل کی اعانت کی ہے۔

سیدہ ام طاہر حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ۔ ۸ ۔ ۷
سیٹھ اسمٰعیل آدم منصور بلڈنگ بمبئی ۔ ۴ ۔ ۴
عبد الکریم صاحب فیض آباد یو۔ پی ۔ ۰ ۔ ۱
جمعدار فیروز الدین صاحب جکورا بنگال ۔ ۰ ۔ ۶
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت سراج الحق صاحب پٹیالہ ۔۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ دیگر مستطیع احباب کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ شورش کے نتیجہ میں حق پسند طبائع تحقیق حق کی طرف بھی مائل ہو رہی ہیں۔ اور اپنے اس شوق کو پورا کرنے کے لئے الفضل کے اجراء کی درخواستیں ایسے لوگوں کی طرف سے دفتر میں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے اگر احباب اس فنڈ کی مضبوطی کا خیال رکھیں۔ تو بہت ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ مینیجر

موجودہ پُرفتن ایام کے متعلق احمدی اصحاب کے خواب

بعض احباب نے حالاتِ موجودہ سے تعلق رکھنے والے اپنے جو خواب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

۱

میں نے دیکھا۔ کہ میں قادیان میں ہوں اور وہاں کوئی بڑا جلسہ ہونے والا ہے۔ جس کے لئے جلسہ گاہ بھی تیار ہے۔ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ گیلریاں سب بھر چکی ہیں۔ مگر زمین پر چاروں طرف تھوڑی جگہ ابھی خالی ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ سٹیج پر بہت سی آرام کرسیاں بچھی ہیں۔ جن پر لوگ بیٹھے ہیں۔ لیکن سٹیج کچھ غیر معمولی طور پر اونچی بنائی گئی ہے۔ یعنی اتنی اونچی۔ جتنا اونچا ہمارے سالانہ جلسہ کی سٹیج پر لگا ہوا شامیانہ ہوتا ہے۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ اور ساتھ ہی گیلریاں باقاعدہ تراشیدہ تختوں کی ہیں جن پر ہلکا ہلکا پالش کیا ہوا ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی انتظار ہے۔ اور چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی بھی اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام لوگوں کا خیال ہے کہ حضورؓ اپنی تقریر کے وقت چودھری صاحب کو صدر بنائیں۔ اور میرا خیال ہے۔ بعض لوگ ارادہ رکھتے ہیں۔ کہ حضور کے تشریف لانے پر درخواست بھی کریں۔ میں اگرچہ خاموش ہوں مگر دل میں کسی قدر بُرا مناتا ہوں۔ کہ یہ خیال ٹھیک نہیں۔ اس وقت میں سوچتا ہوں۔ کہ چودھری صاحب خواہ کسی بھی مقام پر ہوں۔ آخر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تو وہ بھی ہماری طرح کے غلام ہیں۔ ان کا حضورؓ کی موجودگی میں صدر بننا ٹھیک نہیں۔ اور ممکن ہے۔ وہ خود بھی پسند نہ کریں۔ اتنے میں لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ میں نے بھی اللہ اکبر کہا۔ سٹیج کی طرف دیکھا۔ تو چودھری ظفر اللہ خان صاحب چلے آرہے ہیں۔ جب وہ آخری سیڑھی پر پہونچے۔ تو معلوم ہوا۔ وہ نہیں۔ بلکہ حضورؓ ہیں وہ تو پہلے ہی سٹیج پر موجود تھے۔ جب حضورؓ سٹیج پر پہنچ گئے۔ تو اس وقت معلوم ہوا۔ کہ حضورؓ اپنے ساتھ چودھری فتح محمد صاحب کو یا میر محمد اسحاق صاحب کو اور چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو لائے۔ پھر ان کو وہاں چھوڑ کر آپ جلسہ گاہ کے گرد جو جگہ خالی پڑی ہے اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور جب میرے قریب پہونچے۔ تو میں نے حضور کا دست مبارک پکڑ لیا۔ اس وقت میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ حضور کا اسم گرامی عبدالرحمن ہے۔ حضور کا ہاتھ تھامے ہوئے میں حضور کے ساتھ ہی چلا جاتا ہوں۔ جتنے کہ غربی جانب سے حضور پھر سٹیج پر چڑھ گئے اور قریباً نصف تک میں بھی حضور کے ساتھ گیا۔ لیکن آنکھ کھل گئی۔ خاکسار عبدالرشید خان از امرتسر۔

۲

خواب میں دیکھا۔ کہ میں قادیان میں حضور کے دفتر کے سامنے کھڑا ہوں۔ حضور کے دفتر کا ایک کلرک دوسرے کلرک سے پوچھ رہا ہے کہ "کھاریاں کا ڈپٹی کمشنر کون ہے۔ بتادو۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین نے دریافت فرمایا ہے" وہاں سے خاکسار ذرا آگے ہوکر دروازے کے قریب پہونچا۔ تو دیکھا۔ کہ حضورؓ کمرہ سے باہر تشریف لاکر ایک اور صاحب سے بات چیت کر رہے ہیں۔ کمرے نہایت ہی شاندار عمارت کا حصہ ہیں۔ حضور برآمدے میں کھڑے ہیں لیکن مجھے یاد نہیں۔ کہ حضورؓ جلد ہی کمرہ کے اندر چلے گئے۔ یا وہیں تشریف فرما ہیں۔ صحن کے باہر تیس گز کے فاصلہ پر ایک دیوانہ آدمی جو کمزور سا تقریباً ۵۰ سال کی عمر کا ہے پاگلوں کی طرح صحن میں پھرنے لگا۔ اور دو پتھر نکال کر اچھل کر اُن پتھروں کو برآمدے کی طرف اُس نے پھینکنا چاہا۔ مگر ابھی پھینکے نہیں تھے۔ کہ اچھل کر کہنے لگا۔ "ہم اس طرح وار کیا کرتے ہیں" یہ لفظ وہ کہہ رہا ہے اور پتھر ابھی اس کے ہاتھ میں ہی تھے۔ کہ میری نظر اس پر پڑی۔ میں اُس سے تقریباً ۵۰ فٹ کے فاصلے پر تھا۔ میں نے ایسی چھلانگ لگائی کہ اُس دیوانہ کے سر پر آگرا۔ پتھر اس کے ہاتھ سے نیچے گر پڑے۔ جونہی کہ میرے پاؤں اس کے سر پر پڑے۔ میرے منہ سے نکلا "ہم اس طرح پہنچا کرتے ہیں"

۳

خواب میں اس قدر فوجیں باوردی دیکھیں کہ میں حیران ہوگیا۔ فوجیں چکر کاٹ رہی ہیں۔ مگر خاموش ہیں۔ صبح کو تکبیر کہتے کہتے میری آنکھ کھلی۔ تو افواج کا نقشہ سامنے تھا۔ خاکسار حاجی احمد خان ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ از دہلی۔

۴

حضور پُرنور کے سفر سندھ سے قبل کا خواب ہے۔ دیکھا۔ آسمان اور زمین اس طرح اڑ اڑ کر فنا ہو رہے ہیں جس طرح پانی پر صابن کی جھاگ بہت جلد بکھر کر فنا ہو جاتی ہے۔ حضورؓ نے اپنے داہنے ہاتھ کے اشارہ سے حکم فرمایا۔ کہ ٹھیر جاؤ ٹھیر جاؤ۔ چنانچہ زمین و آسمان فنا ہونے سے بچ گئے۔

۵

اس سے قبل کا ایک خواب ہے۔ دیکھا۔ کہ اونچے اور بلند مقام پر حضورؓ ایک مکان میں رونق افروز ہیں۔ ایک فرشتہ مجھے آپ کے پاس لے جا رہا ہے۔ گویا دشوار گزار گھاٹی اور پہاڑی پر چڑھنا ہے وہ کہتا ہے۔ مقام محمود ادھر ہے۔ خاکسار عنایت اللہ۔ ملتان۔

۶

دیکھتا ہوں۔ کہ کوئی دریا یا نالہ ہے اس میں بے شمار ایسے پرندے ہیں۔ جن کا گوشت مزے دار سمجھا جاتا ہے۔ ہاتھوں سے میں وہ پرندے پکڑ رہا ہوں۔ جو بآسانی ہاتھ میں آتے جاتے ہیں۔ پھر دیکھتا ہوں بہت سے کبوتر آگئے ہیں۔ ایک میرے دل پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور بہت دیر تک بیٹھا رہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ تزکیۂ نفس ہو رہا ہے۔ دل میں عشق الٰہی بھرا جا رہا ہے پھر دیکھتا ہوں۔ کہ حضور ایک طرف دوڑ رہے ہیں۔ میں بھی حضورؓ کے پیچھے دوڑتا ہوں۔ لیکن حضورؓ تیز دَوڑتے ہیں۔ حضورؓ کے آگے ایک آدمی آتا ہے۔ وہ حضورؓ کا دشمن ہے۔ اس کے پاس استرہ ہے۔ وہ حضور پر حملہ کرنے والا ہے۔ اس کے اور حضورؓ کے درمیان کوئی چھوٹا سا تختہ روک پیدا کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اس وقت تفہیم یہ ہے کہ حاکموں کی طرف سے یہ تختہ رکھا گیا ہے۔ مگر وہ تختہ تو صرف گھٹنوں کے برابر اونچا ہے روک ثابت نہیں ہوتا۔ اس شخص کو حضورؓ نے پکڑ لیا۔ میں حضورؓ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی دیکھتا ہوں۔ حضورؓ نے اس پر وار کیا۔ اور پھر آگے چل پڑے۔ میں بھی پیچھے دَوڑتا ہوں۔ مگر پیش آمدہ واقعہ کا اثر مجھ پر یہ ہے۔ کہ اپنے آپ کو کسی وجہ سے قصوروار ٹھیراتا ہوں۔ اور ہمت کو ستا ہوں۔ سمجھتا ہوں جو کچھ مجھے کرنا چاہیئے تھا۔ کر نہیں سکا۔ حضورؓ تیز دَوڑتے ہیں۔ میں بھی دوڑتا تو ہوں۔ مگر درمیانی فاصلہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اس وقت یہ سمجھتا ہوں۔ کہ حضور کو مجھے ساتھ ملانے کا کوئی خاص خیال نہیں۔ اور مجھ سے خوش نہیں ہیں۔ اس وجہ سے میں نے رونا شروع کر دیا۔ دوڑتا بھی جاتا ہوں۔ اور روتا بھی جاتا ہوں۔ حضورؓ نے رحم کھایا۔ اور مجھے ساتھ ملنے کا موقعہ دیا۔ وہ دوڑ جاری رہی ہم ایک ایسے مقام پر پہونچتے ہیں۔ جہاں سمجھتے ہیں۔ کہ پہونچنا لوگوں کا مقصود ہے۔ مگر حضورؓ اس سے بھی آگے دوڑ جاری رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کے بہت ہی قریب ہو رہے ہیں۔ مگر رستہ کٹھن ہے۔ باوجود اس کے دل میں خوش ہوں۔ کہ ہم اس مقام سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ جس کو لوگ انسانی کامیابی کا مقام سمجھتے ہیں۔ میں بہت خوش ہو رہا ہوں کہ میری خوشی نے ہی مجھے جگا دیا۔

حضور کا غلام اعظم علی سب جج۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

بہت مُبارک خواب ہے۔ اللہ تعالےٰ کے بندوں پر جو حملے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ خود ہی روکتا ہے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک دشمن حملہ آور ہوا۔ تو آپؐ نے سب کو منع کیا۔ اور خود روکا۔ ظاہری حملوں کی حفاظت تو دُوسروں کے سپُرد بھی کر دی جاتی ہے۔ باطنی حملوں کا مقابلہ اللہ تعالےٰ خود ہی کرتا ہے۔ ساتھ نہ مل سکنا بُرا نہیں۔ اللہ تعالےٰ جن سے خاص کام لیتا ہے۔ ان کو خاص طاقت پرواز بخشتا ہے۔ ان کا آگے رہنا ضروری ہوتا ہے۔

۷۷

دیکھا کہ ایک میدان میں بہت سے آدمی جمع ہیں۔ دیسی آدمی اور دیسی کپڑوں والے ہیں۔ اور حضور ایک گھوڑے پر سوار ہیں۔ گھوڑا غالباً کمیت رنگ کا ہے۔ حضور نے سفید پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ اور سیالکوٹ ہی جو آدمی جمع ہیں۔ ان کا حضور اس طرح انتظام کر رہے۔ اور گھوڑا دوڑا رہے ہیں جس طرح کوئی فوج کا سپہ سالار انتظام کرتا ہے۔

اس کے بعد بیداری ہوگئی:۔

خاکسار۔ عظیم الدین حیدر آباد سندھ

۷۸

میں نے دیکھا کہ میں لاہور یا راولپنڈی میں ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین اور حضور کے درمیان مقابلہ قرار پایا ہے۔ مقابلہ کی صورت یہ رکھی گئی ہے۔ کہ دونوں قرآن کریم کا الگ الگ ریکارڈ بھروائیں اور پھر ان کو مشین پر چڑھا کر پبلک کو سنایا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک بڑا میدان ہے۔ جس میں لوگ جوق در جوق جمع ہو رہے ہیں۔ حضور کے خدام دور دراز سے آرہے ہیں۔ ہندو سکھ عیسائی غرضکہ ہر مذہب کے آدمی جمع ہو رہے ہیں۔ بڑا بھاری مجمع ہے۔ حضور اور مولوی محمد علی صاحب مجمع کے درمیان بیٹھ گئے ہیں۔ اور ایک آدمی کو جو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا مرید ہے کہا گیا کہ ریکارڈ مشین پر چڑھائے۔ یہ ریکارڈ قریباً دو دو فٹ قطر کے تھے۔ جن میں سارا قرآن بھرا ہوا تھا۔ مگر یہ ریکارڈ سوئی کے ذریعہ نہیں چلتے۔ بلکہ ان کے نیچے بتی جلا کر رکھنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے پہلے مولوی صاحب کا ریکارڈ مشین پر رکھا اور اس کے نیچے بتی جلائی۔ تھوڑی سی باریک آواز ریکارڈ میں سے نکلی۔ اور بتی بجھ گئی۔ بتی کو پھر جلایا گیا۔ اور مشین کے نیچے رکھا گیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر گل ہوگئی۔ غرضکہ پانچ چھ بار ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد بتی کچھ ایسی بگڑی۔ کہ جلنے میں نہ آئی لوگ نہایت توجہ اور شوق سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ اس کے بعد مولوی صاحب کا ریکارڈ اتار لیا گیا۔ اور حضور کا ریکارڈ مشین پر چڑھایا گیا۔ اور اس کے نیچے بتی روشن کی گئی۔ ریکارڈ چلنا شروع ہوا۔ اور اس میں سے نہایت سریلی اور دلکش آواز نکلنے لگی۔ بتی بھی بدستور جلتی رہی۔ مجمع پر اس بات نے حیرت طاری کر دی۔ اور بعضوں کے چہروں پر خوشی کی لہریں دوڑنے لگیں۔ اس دلکش مقابلہ میں حضور کی فتح کا ڈنکا بج گیا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو نماز فجر کا وقت تھا:۔

خاکسار نذیر احمد۔ میانوی

۷۹

چودھری فتح خان صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور موضع شفیع پور ضلع گجرات تشریف لائے ہیں۔ سکول کے مشرق میں ایک عالی شان کمرہ ہے۔ وہاں قیام کیا ہے۔ کمرہ کی دیواروں سے نورانی شعلے نکل کر چاروں طرف پھیل رہے ہیں۔ اسی اثناء میں مجمع عام ہوگیا۔ اور حضور نے فرمایا۔ "گھبراؤ مت مخالفین خود بخود سو جائیں گے۔" یہ فرمانا ہی تھا۔ کہ بہت سے لوگ دیکھتے دیکھتے سو گئے:۔ خاکسار محمد شفیع از مٹھ ٹک

۸۰

میں نے دیکھا کہ میں اپنے بھائی کے باغ کے نزدیک بیٹھی ہوں۔ اور یہ سوچ رہی ہوں۔ کہ گھر کس طرح پہنچوں گی۔ کیونکہ میری ٹانگوں میں درد ہو رہا ہے۔ اور مجھ سے چلا نہیں جاتا۔ انہی افکار میں بیٹھی ہوں کہ جنوب کی طرف سے کیا دیکھتی ہوں۔ کہ ایک آدمی موٹر چلائے آرہا ہے۔ جب پاس سے گذرنے لگا۔ تو میں اس کو آواز دیتی ہوں۔ کہ اے موٹر والے موٹر ٹھہرا کر مجھے چڑھا لو۔ اس پر وہ ٹھہر جاتا ہے۔ اور میں موٹر پر چڑھ جاتی ہوں۔ جب وہ نالہ ایک کے قریب جاتا ہے۔ تو موٹر کو ٹھہرا کر مجھ کو کسی بہانہ سے نیچے اتار کر خود دوسرے راستے واپس چلا جاتا ہے۔ ایک طغیانی پر ہے جب وہ مجھ کو اتار کر واپس جاتا ہے۔ تو میں اس ندی کے کنارے بیٹھ کر روتی ہوں۔ اور کہتی ہوں خدایا مجھے کسی طرح گھر پہنچا۔ ندی کے کنارے پر ہی ایک اور باغ ہے۔ جس میں بیٹھ کر خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کرتی ہوں۔ جب میں دعا کر کے بیٹھ جاتی ہوں۔ تو میں دیکھتی ہوں۔ کہ آسمان کی طرف سے ایک جہاز آرہا ہے جو خوبصورت ہے۔ وہ ہوائی جہاز ہے لیکن سمندری جہاز کی طرح اس کی تین منزلیں ہیں۔ وہ میرے نزدیک آکر گر پڑتا ہے۔ میں بڑی خوش ہوتی ہوں۔ اور خدا کی حمد و ثنا کرتی ہوئی اس پر چڑھ جاتی ہوں۔ اس میں بڑے خوبصورت کمرے سجے ہوئے ہیں۔ اور ان میں جہاز چلانے کی ترکیب لکھی ہے۔ میں ترکیب کو پڑھ کر جہاز چلاتی ہوں۔ اور وہ چل پڑتا ہے۔ جہاز کے ذریعہ ندی کو عبور کر کے میں اپنی آپا کے مکان کے قریب جہاز کو ٹھہراتی ہوں۔ اسی اثنا میں میری بڑی آپا محمودہ بیگم اور میری کلاس فیلو خورشید بیگم اور ستارہ جبیں اوپر چڑھ آتی ہیں۔ اور میرے نزدیک آکر بیٹھ جاتی ہیں۔ میں ان کو دیکھ کر بڑی گھبراتی ہوں۔ اور چاہتی ہوں کہ ذرا نیچے اتریں۔ تو میں جہاز کو چلا دوں مگر وہ نیچے نہیں اترتیں۔ آخر جب میں جہاز چلانے لگتی ہوں۔ تو سب ڈر جاتی ہیں۔ آپا محمودہ بیگم کہتی ہیں۔ کہ میری اماں خفا ہوں گی۔ یہ کہتے ہوئے خورشید اور آپا محمودہ اتر جاتی ہیں۔ لیکن ستارہ جبیں نہیں اترتی۔ اور میں جہاز کو چلاتی ہوں۔ اور جب جہاز تھوڑی دور چلا جاتا ہے۔ تو میں تمام خیفیت اسے کہہ دیتی ہوں۔ وہ بڑی خوش ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہم کئی کئی منظر دیکھتے ہیں۔ کہیں ہمارے مبلغ تبلیغ کر رہے ہیں۔ کہیں بڑی سرگرمی سے ہمارے مخالف کوشش کر رہے ہیں۔ کہ احمدیت مٹ جائے۔ اسی طرح تمام حالات نوٹ کرتے جاتے ہیں۔ اگر ستارہ نوٹ کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ تو میں کرنے لگ جاتی ہوں۔ غرض اس طرح بہت عرصہ گذر جاتا ہے۔ جب ہم کھانے کے کمرہ میں جاتے ہیں۔ تو آگے کھانا چنا چنایا پاتے ہیں۔ اور ایک دن سبز دوپٹے پہنتی ہیں۔ تو دوسرے دن سفید پہنتی ہیں۔ جہاز کے نیچے سنہری حروف میں قادیانی جہاز لکھا ہوا ہے۔ اور لوگ ہماری حد سے زیادہ مخالفت کر رہے ہیں اور جو کوئی اس جہاز کو دیکھتا ہے وہی پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم روس سے گزر کر انگلینڈ جا پہنچتے ہیں۔ وہاں کے لوگ ہمارے جہاز کی بڑی مخالفت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ قریباً ایک بالشت فاصلہ رہ جاتا ہے۔ قریب تھا کہ ہمارا جہاز پکڑا جائے۔ کہ اس وقت معاً خیال آیا۔ حضرت صاحب کو تار دیا جائے۔ لیکن جہاز میں تار وغیرہ کا کوئی انتظام نہ پایا۔ میں کمروں میں تلاش کرنے لگی۔ تو ایک کمرے میں ٹیلیفون لگا ہوا نظر آیا۔ ہم نے جھٹ حضور کو ٹیلیفون کیا۔ اور بڑی دیر تک حضور کے ساتھ ٹیلیفون کے ذریعے باتیں ہوتی رہی۔ حضور نے پوچھا کہ تم کہاں ہو۔ اور کس طرح یہاں آئے۔ میں نے تمام قصہ کہہ سنایا۔ اور کہا کہ ہم نوٹ کرتے جاتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ایسے سامان مہیا کر دیئے۔ حضور نے بڑی اچھی طرح ہم کو سمجھایا۔ کہ کام بڑی ہوشیاری سے کرنا۔ اس سے جدید سکیم نہایت پختہ ہو جائے گی۔ پھر امۃ القیوم حضور کی صاحبزادی ستارہ سے باتیں کرتی ہیں۔ آخر حضور نے کہا۔ اچھا خدا حافظ تمہیں کوئی اندیشہ نہیں۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ پھر ہم آگے چلے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ ہم نے حضرت صاحب کے لئے کوہ نور سے جا کر ان کی پگڑی میں رکھنا ہے۔ پھر ہم امریکہ میں جا پہنچتے ہیں۔ وہاں ہماری مخالفت نہیں ہوتی۔ جنوبی امریکہ میں جا ٹھہرتے ہیں۔ اور آتی دفعہ کوہ نور لا کر حضور کی پگڑی میں رکھ دیا ہے:۔

خاکسار مبارکہ بیگم بنت مہر غلام حسن صاحب سیالکوٹ سٹی۔

یہ ایک چھوٹی بچی کا خواب ہے۔ جو نہایت ہی حیرت انگیز ہے:۔

۸۱

دیکھا کہ حضور اور خاکسار احمدیہ بازار قادیان میں کھڑے ہیں۔ کہ بہت سے آدمی آئے۔ جو ہم پر حملہ کرنا چاہتے تھے اتنے میں بہت زبردست زلزلہ شروع ہوا اور پھر تھم گیا۔ اسی طرح تین چار دفعہ زلزلہ آیا۔ حضور نے خاکسار کو ایک آیت قرآنی بتلائی۔ کہ اس کو پڑھو۔ وہ میں نے خوب پڑھی۔ تو زلزلہ ختم ہوگیا۔ اور جو حملہ آور تھے۔ وہ سب غائب ہو گئے۔

خاکسار ملک عبدالرحیم از قصور

سر اقبال کے دوسرے مکتوب پر اظہار خیالات

جماعت احمدیہ کے خلاف سر محمد اقبال کا دوسرا مضمون جو ۱۰ جون کے سٹیٹسمین میں شائع ہوا ہے۔ اس کے جواب میں جناب دولت احمد خانصاحب بی۔ایل پلیڈر کلکتہ کا ایک مضمون سن رائز میں شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مجھے سر اقبال سے جہاں تک ان کے فرقے کی حفاظت کا سوال ہے۔ قطعاً کوئی پرخاش نہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ جس کسی منصف مزاج دوست نے ان کا خط پڑھا ہوگا۔ وہ میرے اس خیال سے متفق ہوگا۔ کہ سر اقبال نے اسلام کی ایک من گھڑت تعریف وضع کی ہے۔ اور اُسے وہ فریبیانہ تحکم سے ہر ایک سے منوانا چاہتے ہیں۔

ممکن ہے۔ کہ شاعر پنجاب سر اقبال زبانِ اردو اور فارسی پر قدرتِ کاملہ رکھتے ہوں لیکن انہیں کسی طرح یہ حق نہیں پہونچتا۔ کہ مفتیانہ اختیارات کو غصب کریں۔ کیونکہ نہ تو انہوں نے اس منصب کے لئے تربیت پائی ہے۔ اور نہ اس کام میں انہیں کوئی مسلّمہ مہارت حاصل ہے۔

سلسلہ احمدیہ کے خلاف ان کے اعتراضات دو قسم کے ہیں۔ ایک تو مذہبی اور دوسرے سیاسی۔ ان کے مذہبی اعتراضات تو محض دعاوی ہی دعاوی ہیں۔ جن میں دلائلِ قرآنیہ یا حوالجاتِ حدیث واقوالِ سلفِ صالحین کا نام تک نہیں۔ اسلام کی تعریف جو انہوں نے پیش کی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے کتبِ اسلامی کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ وہ اسلامی عقیدے کو فقط تین عقائد پر مشتمل سمجھتے ہیں۔ یعنی توحید کا عقیدہ۔ تمام نبیوں کی سچائی کا عقیدہ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ۔ اس آخری عقیدے کے متعلق یہ انوکھا ریمارک انہوں نے کیا ہے۔ کہ جہانتک مجھے علم ہے۔ کسی اسلامی فرقے نے اس امتیازی عقیدے میں اختلاف نہیں کیا۔ میرے نزدیک یہ درست نہیں ہے۔

پہلی صدی ہجری سے ہی مسلمانوں میں ان عقائد کے بارے میں اختلاف رہا ہے۔ مثلاً نصیری شیعہ حضرت علیؓ کی الوہیت کے قائل چلے آئے ہیں۔ اور یہ خیال کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسے مسلمانوں نے کبھی بھی شرطِ اسلام نہیں سمجھا۔ یہ آخری دلیل جس کا سر اقبال نے احمدیوں کے مقابلہ میں سہارا لیا ہے۔ نہایت ہی بودی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ بہت سے سنی علماء اس بارے میں ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی جو اہل السنت والجماعت کے مشہور مصنف اور مفتی تھے انہوں نے اپنی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۱۲ پر اس عقیدے کی تغلیط کی ہے۔ یہی حال دیوبندیوں کا ہے مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی (بانی مدرسہ دیوبند) جو کہ ایک جید عالم تھے۔ انہوں نے بھی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے خیال کی مخالفت کی ہے بلکہ یہاں تک بھی فرمایا ہے۔ کہ انقطاع نبوت کا خیال ایک کافرانہ عقیدہ ہے۔ سر اقبال ذرا کتاب تحذیر الناس کا صفحہ ۳ اور صفحہ ۲۸ ملاحظہ فرمائیں۔ فقط یہی نہیں۔ کہ اسلامیانِ ہند نے اس عقیدے کو اسلام کا جزو نہیں مانا۔ بلکہ اسلامیانِ مصر نے بھی اس عقیدے کو شایانِ شانِ اسلام نہ سمجھکر دھکے دیئے ہیں۔ امام عبدالوہاب الشعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر میں اس غیر مسلمانہ عقیدے کے خلاف مفصل بحث کی ہے۔ سپین نے بھی جو صدہا سال تک اسلامی تہذیب کا مرکز رہا۔ کبھی اس نامعقول اور لامذہبیانہ عقیدے سے اتفاق نہیں کیا۔ حضرت محی الدین ابن عربی اندلسی سے بڑھکر مسلمانوں میں کوئی ولی۔ حکیم یا فلسفی نہیں ہوا ان کی کتاب فصوص الحکم اس قابلِ نفرت عقیدے کی مذمت سے بھری پڑی ہے۔ اگر اس پر بھی سر اقبال کی تسلی نہ ہو۔ تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں۔ کہ مشہور محدثین حضرت عباس ابونعیم اور ابن عساکر کی جمع کردہ حدیثوں کو پڑھیں۔ جو ان کے عقیدہ انقطاع نبوت کے صریحاً مخالف پڑتی ہیں (کنز العمال جلد ششم صفحہ ۱۷۹) انقطاع نبوت کے متعلق مسلمانوں کا خیال تو اسی سے ظاہر ہے کہ رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو سب کے سب مانتے چلے آئے ہیں۔ لیکن آخری نبی کبھی نہیں مانا گیا۔ مجمع البحار میں جو حدیث کی ایک مستند کتاب ہے۔ خود ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ قول منقول ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو۔ لیکن آخری نبی نہ کہو (دیکھو مجمع البحار صفحہ ۸۵)

سر اقبال کے اعتراضات کا تمدنی حصہ اور بھی کم وزن ہے۔ وہ فرماتے ہیں چونکہ احمدی دوسرے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اس لئے انہیں مسلمان کہلانے کا حق نہیں اور نہ ان فوائد کا استحقاق ہے۔ جو مسلمانوں کے ساتھ سیاسی اور تمدنی تعلقات کی بنا پر انہیں دیئے جاتے ہیں۔ اس کا جواب اوّلاً تو یہ ہے۔ کہ فتوائے تکفیر کے دینے میں احمدیوں نے پہل نہیں کی۔ بلکہ پہلے پہل بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو ان نام نہاد علمائے اسلام نے کافر ٹھہرایا (دیکھو مولوی محمد حسین بٹالوی آنجہانی کا رسالہ اشاعت السنۃ) اور پچھلے دنوں سے تو یہ فتوائے اس قدر تعداد میں جا و بیجا ان تمدنی وسیاسی مسائل کے متعلق جو علماء کی راہ میں حائل ہوئے جاری کئے گئے ہیں۔ کہ اب تو یہ بہت عام اور بے وقعت ہوگئے ہیں

پہلے انہی علماء نے قرآن مجید کے حوالجات سے گاندھی جی مہاراج کی تحریک عدم تعاون اور سول نافرمانی کی تائید کی۔ اور مسلمانوں کے لئے حکومت کی ملازمتیں حرام ٹھہرائیں۔ بعد ازاں جب یہ فتاوٰے مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ خیال کئے گئے تو ان کے خلاف فتاوٰے جاری کئے گئے۔ اور گاندھی جی کی تحریکات کو خلافِ اسلام قرار دیا گیا خود سر محمد اقبال بھی تو ان فتووں کی زد سے نہیں بچے (شعرا اور فلسفیوں کو شائد واقعات جلد بھول جاتے ہیں) جب انہوں نے "شکوہ" شائع کیا۔ تو اس نظم کی بناء پر اکثر علمائے ہند نے انہیں کافر قرار دیا تھا۔ پس فلسفیانہ اصطلاحوں کی بھرمار اس الجھن سے انہیں نکال نہیں سکتی۔ جو سر اقبال نے اپنے اور اپنے ہمخیالوں کے لئے پیدا کرلی ہے۔

یہ درست ہے۔ کہ اپنی الگ ہستی قائم رکھنے کے لئے عام طور پر جماعت احمدیہ اپنے افراد کو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ کے تعلقات قائم نہیں کرنے دیتی۔ لیکن یہ رواج دوسرے اسلامی فرقوں میں بھی عام ہے۔ اور اس بناء پر علی الخصوص احمدیوں پر کوئی اعتراض قائم نہیں ہوسکتا۔ شیعہ۔ میمن اور بوہرے مسلمان بھی یہی رویہ رکھتے ہیں۔ اور باایں ہمہ انہیں مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے پولیٹیکل حقوق غصب کرنے کا الزام جو سر اقبال نے احمدیوں پر دھرا ہے۔ درحقیقت خود اہل سنت والجماعت پر لگتا ہے۔ جنہوں نے عملاً شیعہ قوم کو برادری سے خارج کر رکھا ہے۔ کیا شیعہ اپنی مساجد علیحدہ بنانے پر مجبور نہیں کئے گئے۔ کیا شیعوں کو اہل سنت والجماعت اپنے قبرستانوں میں دفن ہونے دیتے ہیں۔ کیا سُنی شیعوں کے جنازے پڑھتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ لیکن جب ہندوستان کے سُنیوں کو ہز ہائی نس سر آغا خان کی شخصی وجاہت اور اثر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو ہر طرف سے ان پر ہجوم کرتے ہیں۔ اور انہیں تمام مسلمانوں کا سردار قرار دیا جاتا ہے ؞

غیر مبایعین سے صلح کیونکر ہو سکتی ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں غیر مبایعین کی نسبت لن تعدو قدرک کے الفاظ استعمال فرمائے تھے۔ کہ یہ اپنے خاص اندازے سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ان الفاظ پر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۳ مئی میں یہ ذکر کر کے کہ یہ فقرہ آنحضرت صلی اللہ نے ابن صیاد کے متعلق استعمال فرمایا تھا۔ ناصحانہ انداز میں کہا۔ "ان باتوں کے باوجود بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ آپس کے اختلافات اخباروں میں نہیں آنے چاہئیں۔ قادیانیوں سے صلح ہو جانی چاہیئے لیکن کیا تم جانتے ہو کہ تم دجالیت پھیلا رہے ہو۔؟ اگر ایسا نہیں۔ تو پھر جن لوگوں کے دلوں میں یہ کینہ بھرا ہوا ہے۔ ان سے صلح کیونکر ہو سکتی ہے"۔؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ابن صیاد کا ذکر نہیں کیا تھا۔ بلکہ آپ نے صرف یہ بتایا تھا۔ کہ غیر مبایعین کامیاب نہیں ہو سکتے اور نہ ترقی کر سکتے ہیں وہ اپنے خاص اندازہ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اپنی تجاویز پر غور فرمائیں تو ضرور ان میں دجل کا کوئی نہ کوئی پہلو نظر آئے گا۔ چنانچہ بطور مثال میں ان کے اسی خطبہ کے چند فقرات پیش کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ کہا ہے کہ اگر قادیانی حضرات مرزا صاحب کے عاشق ہیں اور خلافت کرنے کے لئے ہی نبوت نہیں بنا رہے۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب کو فرط محبت سے نبی بنا رہے ہیں تو انہیں اس جماعت سے خوش ہونا چاہیئے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب کی عزت قائم کر رہی ہے۔ نہ کہ اس کی مخالفت اور بربادی کے درپے ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی ہندو یا عیسائی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک لفظ بھی کہتا ہے۔ تو ہم اس کو سر پر اٹھا لیتے ہیں۔

(پیغام ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء)

کیا مولوی محمد علی صاحب دیانتداری سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان کے اس قول میں دجل کی کوئی بات نہیں؟ کیا مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلافت کرنے کے لئے یا فرطِ محبت کی وجہ سے نبی مانتے ہیں۔ یا اس لئے کہ خود اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی قرار دیا۔ اور آپ نے اپنے نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ پھر کیا یہ دجل نہیں ہے۔ کہ وہ غلط پہلو ذکر کر کے حق بات کو اسی طرح نظر انداز کیا جائے کہ سننے یا پڑھنے والا یہی سمجھے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلافت کرنے کے لئے نبی مانتے ہیں۔ یا فرط محبت کی وجہ سے۔

باقی رہا۔ مولوی صاحب کا ہم سے یہ مطالبہ کہ ہم انہیں اسی طرح سر پر اٹھائیں جس طرح کسی ہندو یا عیسائی کو جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک لفظ کہتا ہے سر پر اٹھایا جاتا ہے۔ سو یہ درست نہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک موجودہ حالت میں ان کا وہ مرتبہ نہیں ہے جو ایک ہندو یا عیسائی کا ایک مسلمان کے مقابلہ میں ہے۔ اگر ان کی نسبت ہم سے وہی ہوتی۔ جو ایک ہندو یا عیسائی کو ایک مسلمان سے ہے۔ تو ہم بھی ان کی اس خواہش کو پورا کر سکتے تھے لیکن اس وقت تو ان کی نسبت ہم سے وہی ہے۔ جو ایک حقیقی مسلمان کے مقابلے میں ایک ایسے مسلمان کو ہوتی ہے۔ جو باوجود ادعائے ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کو گرا کر پیش کرے۔ اور پھر کہے کہ اگر تم واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہو تو تمہیں مجھ پر خوش ہونا چاہیئے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کرتا ہوں۔ لیکن ظاہر ہے کہ ایسا شخص کبھی مستحق تعریف نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح آپ لوگ باوجود ادعائے ایمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجہ اور مرتبہ کو کم کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اس لئے آپ اس لائق نہیں کہ آپ کے اس فعل کو بنظر استحسان دیکھا جائے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب کے مذکورہ بالا اقوال سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرط محبت کی وجہ سے نبی مانتے ہیں۔ اسی لئے اس ہندو یا عیسائی کو سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ جو ایک لفظ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہتا ہے۔

ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ جموں میں مولوی صدرالدین صاحب نے تقریر کی۔ جس میں صریح طور پر یہ اعلان کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اور نہ ماننے سے ایمان میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور یہی حال آج کل سرکردہ ممبران انجمن اشاعت اسلام لاہور کا ہے۔ لیکن قبل ازیں خود مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک خط میں جو جناب مفتی محمد صادق صاحب کے نام انہوں نے لکھا تھا۔ باوجود سوء حافظہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر سے دو باتیں لکھی تھیں۔ جن میں آپ کی نبوت اور آپ کے دعویٰ کو ماننے کا ذکر تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"پرسوں شام کے وقت ایک صاحب بٹالہ سے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج کل لوگ حضور پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ سب کچھ جو کر رہے ہیں اپنے لئے کر رہے ہیں یعنی کتابوں میں اپنے ہی دعووں کا ذکر اور اسی کی تائید ہوتی ہے۔ اسلام کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اس پر حضرت اقدس نے ایک بڑی لمبی تقریر جو طرح طرح کے معارف سے پُر تھی فرمائی۔ ایسے حافظہ پر افسوس آتا ہے۔ کہ سوائے ایک دو باتوں کے کچھ یاد نہ رہا۔ فرمایا۔ یہ اعتراض تو صرف ہم پر نہیں آتا۔ سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے۔ ہر نبی جو آیا۔ پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا۔ سب نے یہی کہا کہ اطیعونی میری پیروی کرو تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام نبی بھی اپنے لئے یہ سب مصیبتیں اٹھاتے تھے"

(البدر ۱۵ اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

اس تحریر اور غیر مبایعین کے موجودہ عقیدہ میں کیا زمین و آسمان کا فرق نہیں؟ غیر مبایعین سے صلح کا ایک طریق تو یہ ہے۔ کہ خلافت جس پر تمام جماعت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اجماع ہوا۔ اس کو حق تسلیم کر لیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر لیں۔ ورنہ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے نقطۂ نظر کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت دنیا سے منوائیں اور ہم اپنے نقطۂ نظر کی رو سے۔ نہ ہم ان کے خلاف لکھیں نہ وہ ہمارے خلاف۔ اور ظاہر ہے کہ ہر فریق دوسرے فریق پر حملہ کئے بغیر اپنے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پیش کر سکتا ہے۔ اور یہ ایسی صورت ہے جو آپس کے تنازعات کو ختم کرنے والی ہے۔ اگر ان میں سے کوئی صورت بھی منظور نہ کی جائے۔ تو پھر آپ ہی فرمائیں کہ بغض و کینہ سے پُر غیر مبایعین کے دل ہیں۔ یا ہمارے۔ خاکسار: جلال الدین شمس

انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۹۹ کے خلاف مظاہرے

خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

ہندوستان کے مسلمان اس حملے سے جو سر سیموئل ہور کی تحریک کے مطابق دارالعوام میں کمیونل ایوارڈ پر کیا گیا ہے۔ نہایت مضطرب ہیں۔ دفعہ ۲۹۹ کی عبارت ان مواعید کے صریح منافی ہے۔ جن کا ذکر انگلستان کے سیاستدانوں نے کئی بار کیا ہے انگلستان کے سیاستدانوں کے الفاظ کا یہ مفہوم تھا کہ جب تک ہندوستان کی قوموں میں کوئی باہمی سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ موجودہ کمیونل ایوارڈ کم از کم دس سال تک رائج رہے گا۔ دفعہ ۲۹۹ کے الفاظ چونکہ حکومت انگلستان کے سیاستدانوں کے مواعید کے خلاف ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ملک میں ان الفاظ کے خلاف ایجی ٹیشن پیدا کیا جائے۔ میں مسلمانان پنجاب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو اس تحریک کے

آتش زدگی کا المناک حادثہ

اہل پشاور کے لئے تازیانۂ عبرت

۱۲ر جون ۱۹۳۴ء بروز جمعہ اڑھائی بجے بعد دوپہر چوک ناصر خان شہر پشاور میں آتشزدگی کا نہایت ہی دردناک اور عبرت انگیز حادثہ ہوا جس میں سینکڑوں مکانات۔ دوکانات اور منڈیاں جل کر تودہ خاک ہوگئیں۔ اور جس میں دو تین ہندوؤں کے مکانات کے سوا سب کے سب مسلمانوں کے تھے۔ کئی مساجد بھی زد میں آگئیں۔ اور ہزاروں مرد و عورت اور بچے بے گھر بے در اور روٹی تک کو محتاج ہوگئے۔ بعض افراد کے مکانات اور دوکانات ہر دو اسی محلہ میں تھے۔ جو دونوں جل کر راکھ ہوگئے۔ اور لوگ نانِ شبینہ کو محتاج ہوگئے مخیر ہنود کھانے کی دیگیں پکوا کر دستی گاڑیوں پر پھرا کر ان کو تقسیم کر رہے ہیں۔ آہ! کل جو ہزاروں روپے کے مالک تھے۔ آج وہ کھانے کے محتاج ہیں۔ افتادہ مکانات میں آگ تا حال (۲۰ر جون) موجود ہے۔ اور چاروں طرف فائر بریگیڈ کے انجن آگ بجھا رہے ہیں۔ آتشزدہ رقبہ کے چاروں طرف اور درمیان میں پولیس کا پہرہ ہے۔ جو غیر متعلق اشخاص کو جانے نہیں دیتے۔ یہ ایک نہایت افسوسناک واقعہ ہے۔ اور مصیبت زدگان قابل ہمدردی ہیں۔ کاش وہ اس حادثہ سے بچ سکتے۔

جہاں یہ حادثہ قابل افسوس ہے۔ وہاں عبرت انگیز بھی ہے۔ آگ چوک ناصر خان میں مغربی سمت سے ایک ہندو کے مکان سے شروع ہوئی۔ اور تیز ہوا کے ذریعہ آناً فاناً پھیل گئی۔ باوجود اس کے کہ ہوا کا رُخ شمال سے جنوب کی طرف تھا۔ اور اس وجہ سے آگ جنوب کی طرف زیادہ بڑھی۔ مگر اس سے زیادہ سرعت کے ساتھ مشرق کی طرف پھیل گئی۔ اور منڈی بیری پر جا کر اس نے دم لیا۔ اور چونکہ اس طرف اور اتنی دور تک آگ کے پہونچنے کا کسی کو احتمال نہ تھا اس لئے بہت سے مکانات ایسے جلے۔ کہ جن کے رہنے والے بمشکل جان بچا سکے۔ اور مال میں سے ایک تنکا تک نہ بچایا جاسکا۔ ان حالات میں یہ امر حیرت انگیز ہے۔ کہ جہاں غیر متوقع حالات میں بہت سے مکانات جلے ہیں۔ وہاں ایک مکان ایسا بھی ہے۔ کہ جو گو آگ سے گھرا ہوا تھا۔ اور اس کا ایک حصہ جل بھی گیا ہے۔ مگر ایک حصہ بچ گیا ہے حالانکہ اس کے تین طرف کے مکانات جل کر راکھ ہوگئے ہیں۔ یہ مکان مفتی عبدالودود صاحب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی کا ہے۔

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہوگئے ہیں اسکا موجب میرے جھٹلانیکے دن (الہام)

میں نے بتایا تھا کہ یہ واقعہ عبرت انگیز ہے۔ واقعات لکھنے کے بعد میں اس کی تشریح ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ منڈی بیری وہ مقام ہے۔ جہاں ۵ر جون ۱۹۳۴ء کو پشاور کی جملہ انجمنوں کے اتفاق رائے پر جماعت احمدیہ کا جلسہ سیرت النبی کا منعقد ہوا۔ مگر جلسہ کا ابتدا میں عین تلاوت قرآن کریم کے وقت ارد گرد کے مکانات سے خشت باری سنگباری احمدیوں پر کی گئی۔ گیس کے لیمپ اور پانی کے مٹکے توڑ دیئے گئے۔ جلسہ میں گدھے اور کتے چھوڑے گئے۔ جو پہلے سے جمع کر رکھے تھے تاکہ مفسد گرفتاری سے بچ سکیں اور جلسہ درہم برہم ہو جائے۔ کونسا جلسہ۔ وہ جلسہ جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلےٰ اور پاکیزہ اخلاق بیان کرکے مسلمانوں کو اخلاق سکھانا اور غیر مسلموں کے ناپاک حملوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بچانا مقصود تھا۔ اس جلسہ میں کوئی اختلافی مضمون بیان کرنا یا احمدیہ عقائد کی تبلیغ کرنا مقصود نہ تھا۔ پریذیڈنٹ بھی ایک غیر احمدی وکیل تھا۔ مگر نام کے مسلمانوں کو کام کی باتیں پسند نہ تھیں۔ انہوں نے نہایت شرمناک طریق پر جلسہ کو درہم برہم کر دیا۔ مگر اس سے بھی تسلی نہ ہوئی۔ تو انہوں نے احمدیوں پر حملہ کر دیا۔ مفتی عبدالودود صاحب انسپکٹر سی آئی ڈی جن کا فرض منصبی احمدیوں کو بچانا یا انکی امداد کرنا نہ تھا۔ انہوں نے انسانی فرض ادا کرتے ہوئے احمدیوں کو اور ان کے سامان کو اپنے مکان میں جگہ دی۔ اور وہی حصہ ان کے مکان کا محفوظ رہا ہے۔ اگرچہ درندہ صفت انسانوں نے ان کو بھی اس بات پر مجبور کر دیا تھا۔ کہ وہ احمدیوں سے کہیں۔ کہ ان کے مکان سے چلے جائیں۔ مگر وہ خدا جس کی دلوں پر نظر ہے۔ اور جو قادر مطلق ہے۔ اس نے مفتی صاحب موصوف کے مکان کے اس حصہ کو بطور نشان محفوظ رکھا جس میں احمدیوں کو اور ان کے سامان کو پناہ دی گئی تھی۔ تاکہ مکان کا یہ حصہ اس بات پر گواہی دے۔ کہ یہ کس جرم کی سزا ہے۔ جس جگہ نے احمدیوں کو امن دی۔ خدا تعالےٰ نے اس جگہ کو حیرت انگیز حالات میں امن دی اور جنہوں نے احمدیوں پر ظلم روا رکھا۔ وہ اس کے خمیازہ سے نہ بچ سکے۔

ہاں پھر یہ وہ مقام ہے۔ جہاں خلافت کمیٹی کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ جس کا اب نام و نشان تک نہیں۔ اور جہاں احمدیوں کے خلاف مشورے ہوتے تھے۔ ہاں یہاں پر ایک اور دار النجوےٰ تھا۔ جو لکڑی کی ایک منڈی تھی۔ اور اس کا مالک احرار کا سرگرم ممبر تھا احمدیت کے خلاف ہمیشہ وہاں مشورے ہوتے تھے۔ بلکہ احمدیت کے خلاف اس کو اتنا جوش تھا۔ کہ ایک غلط بات پر احمدیوں کے خلاف اس نے حلف مؤکد بعذاب اٹھایا تھا۔ وہ دار النجوےٰ یعنی وہ منڈی مع گودام و سامان جل کر تودہ خاک ہوگئی۔ اور ایک تنکا تک اس میں سے نہ بچایا جاسکا۔ نہ صرف یہ بلکہ آتشزدگی کے دوسرے دن اس کی بیوی بھی فوت ہوگئی۔

مجھے اور ہر احمدی کو ان تمام واقعات سے بہت افسوس ہے۔ اور اللہ تعالےٰ شاہد ہے۔ کہ ہمیں ہر ایک مصیبت زدہ سے دلی ہمدردی ہے۔ یہ ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ یہ کوئی خوشی کی بات ہے۔ بلکہ اس لئے کہ باعث عبرت ہے۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ اس سے عبرت حاصل کرکے آئندہ کے لئے عذاب الٰہی سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ کاش لوگ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی نہ چلائیں

پھر جہاں آگ لگی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں خدا کے مسیح کے روز وصال یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو محض احمدیوں کو چڑانے کے لئے چراغاں کیا گیا۔ اور باجے بجائے گئے۔ مگر ایک مہینہ پورا نہ ہونے پایا۔ کہ وہ مکانات اور وہ مسجد جس پر چراغاں کیا گیا۔ تودہ خاک بن گئے۔ اور جتنی خوشی کی گئی تھی۔ اس سے زیادہ ماتم کرنا پڑا۔ انہوں نے رات کو چراغاں کیا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے دن کو زبردست چراغاں کرکے اپنے مسیح کے لئے غیرت دکھائی۔

یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جو ہر عقلمند انسان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ خصوصاً مفتی صاحب موصوف کے لئے سعادت حاصل کرنے کا اچھا موقع ہے۔ اللہ تعالےٰ مخالفین کو ہدایت اور سمجھ دے ؎

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

(مسیح الدین از پشاور)

احمدی جماعتوں کی قرار دادیں

جماعت ہائے احمدیہ گوجرانوالہ۔ حیدرآباد سندھ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ۔ جالندھر شہر چھاؤنی فیروزپور چکوال شیخوپورہ۔ فتح پور ضلع گجرات۔ ملتان نیشنل لیگ ڈیرہ غازیخاں نیشنل لیگ سرینگر کشمیر نیشنل لیگ لکھنؤ احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کلکتہ اور فرنٹیئر سٹوڈنٹس سوسائٹی قادیان نے آنریبل چودہری ظفر اللہ خانصاحب کو "سر" خان بہادر چودہری محمد الدین صاحب کو "نواب" اور جناب چودہری نعمت خانصاحب کو "خان بہادر" کا خطاب ملنے نیز جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کے ایک احراری کے قاتلانہ حملہ سے محفوظ رہنے پر مبارکباد کی قرار دادیں منظور کی ہیں علاوہ ازیں یہ طے کیا گیا ہے۔ کہ سال گذشتہ کی طرح اگر احراری امسال بھی قادیان میں جماعت احمدیہ کے پیشواؤں کی تحقیر و تذلیل کے لئے کانفرنس منعقد کریں۔ تو ہر احمدی بلا عذر شرعی شعائر اللہ کی حفاظت کے قادیان پہونچ جائے۔ عدم گنجائش کی وجہ سے صرف یہ خلاصہ شائع کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے۔

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ جون سے ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام جولائی کے پہلے ہفتہ میں وی پی ہونگے۔ چاہیئے کہ وصول کرکے الفضل کے فنڈ کو اس قدر مضبوط بنادیں۔ کہ الفضل مزید ترقی کی طرف قدم بڑھا سکے۔ جو دوست وی پی وصول نہیں کریں گے۔ قاعدہ کے مطابق ان کے نام پرچہ بند کیا جائے گا۔ چونکہ موجودہ نازک حالات میں احباب کرام کو الفضل کی ایک دن کی مفارقت بھی گوارا نہیں کرنی چاہیئے۔ اس لئے بہتر ہو۔ کہ ذیل کے اصحاب بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال فرمادیں۔ یا پھر وی پی ضرور وصول کریں۔

مینجر

نمبر خریداری	نام
۹۸۶۶	بیگم صاحبہ شمشاد علی صاحب مرحوم
۹۸۷۴	سردار بشیر احمد صاحب
۹۸۸۷	فضل احمد صاحب
۹۸۹۵	مسٹر رشید دین عزیز صاحب
۹۹۰۲	شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۴۰	بابو عبد الغفور صاحب
۹۹۷۰	محمد رمضان عبد اللہ
۱۰۰۰۱	سید سردار احمد صاحب
۱۰۰۰۵	چوہدری شیر محمد صاحب
۱۰۰۴۸	محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۱۰۲	چراغ دین صاحب
۱۰۱۰۴	غلام علی صاحب
۱۰۱۰۶	عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۱۰۸	سلیم اللہ صاحب
۱۰۱۱۱	سید عنایت حسین شاہ
۱۰۱۲۵	چوہدری عبید اللہ خان
۱۰۱۳۷	اے ایف رحمٰن صاحب
۱۰۱۶۲	عبد الکریم صاحب
۱۰۱۶۷	گل محمد صاحب
۱۰۲۴۹	یعقوب خان صاحب
۱۰۲۵۲	دلاور علی خان صاحب
۱۰۲۵۳	چوہدری جان محمد صاحب
۱۰۲۵۷	سید اللہ دتہ صاحب
۱۰۲۷۰	چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۲۸۸	نثار اللہ صاحب
۱۰۲۸۹	غلام مولا خادم صاحب
۱۰۳۱۱	شیخ نواب دین صاحب
۱۰۳۱۴	محمد اسحاق علی صاحب
۱۰۳۳۸	مولوی نعمت اللہ صاحب
۱۰۳۳۹	غلام احمد صاحب
۱۰۳۴۲	محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۳۴۳	چوہدری محمد نقی صاحب
۱۰۳۵۲	غلام مرتضیٰ صاحب
۱۰۳۵۳	ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن
۱۰۳۵۵	احمد شریف بیگ
۱۰۳۵۷	عبد الحمید صاحب عارف
۱۰۳۵۸	ماسٹر حسن دین صاحب
۱۰۳۶۴	حکیم شیخ محمد صاحب
۱۰۳۶۷	ماسٹر غلام محمد صاحب
۱۰۳۶۹	ملک چراغ دین صاحب
۱۰۳۷۷	چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۰۳۷۸	ملک فضل حسین صاحب
۱۰۳۸۳	اے ایف خان
۱۰۳۸۵	سید محمد یوسف صاحب
۱۰۳۹۲	نذیر الدین صاحب
۱۰۳۹۷	مولوی غلام رسول صاحب
۱۰۴۱۳	بابو نصیر احمد صاحب
۱۰۴۱۴	پیر محمد شاہ صاحب
۱۰۴۳۵	چوہدری علی محمد صاحب
۱۰۴۴۲	عبد الرزاق صاحب
۱۰۴۶۰	غلام جیلانی صاحب
۱۰۴۶۲	محمد اسماعیل صاحب
۱۰۴۷۰	مسعودہ خاتون صاحبہ
۱۰۴۹۰	محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۴۹۱	محمد نواز خان صاحب
۱۰۴۹۴	سلیم اللہ صاحب
۱۰۴۹۸	منظور احمد صاحب
۱۰۵۲۶	سید علی اصغر شاہ
۱۰۵۲۹	منشی نور الدین صاحب
۱۰۵۳۳	چوہدری محمد علی صاحب
۱۰۵۴۱	حکیم محمد جمیل صاحب
۱۰۵۶۱	اصاد الدین احمد صاحب
۱۰۵۸۱	خوشی محمد صاحب
۱۰۶۰۹	فضل الٰہی صاحب
۱۰۶۴۸	جمعدار مظفر احمد
۱۰۶۵۱	غلام غوث صاحب
۱۰۶۵۲	عبد الرحیم
۱۰۶۵۳	احمد اصغر صاحب
۱۰۶۶۶	محمد لطیف خان صاحب
۱۰۶۶۷	ملک عبد العزیز صاحب
۱۰۶۶۸	غلام دین صاحب
۱۰۶۷۲	حسین بخش صاحب
۱۰۶۷۴	فضل داد خان صاحب
۱۰۶۸۶	چوہدری کرامت اللہ
۱۰۶۸۸	محمد اکرم صاحب
۱۰۶۹۰	ایم فتح دین صاحب
۱۰۷۰۰	عبد الرشید صاحب
۱۰۷۰۲	چوہدری کرم الٰہی صاحب
۱۰۷۰۴	منشی عزیز احمد صاحب
۱۰۷۰۵	محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۰۸	احمد برادرز
۱۰۷۱۳	شیخ عبد الحق صاحب
۱۰۷۲۶	عبد المجید صاحب
۱۰۷۳۳	اللہ دتا صاحب
۱۰۷۳۴	اللہ بخش صاحب
۱۰۷۳۷	محمد یوسف صاحب
۱۰۷۴۳	مشتاق احمد صاحب
۱۰۷۴۵	شیخ غلام محمد صاحب
۱۰۷۶۲	چوہدری عبد اللہ خان صاحب
۱۰۷۶۴	علی محمد صاحب
۱۰۷۷۱	شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۷۷۲	چوہدری علی محمد صاحب
۱۰۷۷۴	غلام حیدر صاحب
۱۰۷۷۵	چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۷۹۲	محمد اسحاق صاحب
۱۰۷۹۶	غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۳	چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۴	مینجر احمدیہ گرلز سکول
۱۰۸۱۷	چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۰۸۲۴	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب
۱۰۸۵۲	احمد علی صاحب
۱۰۸۶۱	غلام حسین صاحب
۱۰۸۷۴	امیر الدین صاحب
۱۰۹۰۸	چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۰۹۲۲	غلام احمد صاحب
۱۰۹۲۹	بابو عمر الدین صاحب
۱۰۹۳۳	میاں رشید احمد صاحب
۱۰۹۴۴	چوہدری برکت علی صاحب
۱۰۹۴۶	علی بخش صاحب
۱۰۹۶۵	سید صابر علی شاہ
۱۰۹۶۶	چوہدری محمد حسین صاحب
۱۰۹۶۸	عبد الخالق صاحب
۱۰۹۷۰	مرزا الطاف بیگ صاحب
۱۰۹۷۸	رسالدار شیخ محفوظ علی صاحب
۱۰۹۸۰	عبد المجید صاحب
۱۰۹۸۸	فاضل حبیب احمد صاحب
۱۰۹۹۱	محمد ابراہیم صاحب
۱۰۹۹۲	محمد ابراہیم صاحب
۱۰۹۹۳	عبد الرزاق صاحب
۱۰۹۹۴	عبد العزیز صاحب
۱۰۹۹۷	احمد شفیع صاحب
۱۱۰۰۲	محمد فضل حق صاحب
۱۱۰۰۵	مولوی محمد حسن صاحب
۱۱۰۰۶	ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۰۱۸	چوہدری غلام علی صاحب
۱۱۰۲۹	عبد الکریم صاحب
۱۱۰۳۱	ڈاکٹر ایس اے صوفی
۱۱۰۳۲	بابو شیر محمد صاحب
۱۱۰۳۴	نصر اللہ خان صاحب
۱۱۰۳۵	محمد الدین صاحب
۱۱۰۳۶	عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۰۴۶	سلطان محمود احمد صاحب
۱۱۰۵۵	چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۰۷۸	نذیر احمد صاحب
۱۱۰۹۰	مستری محمد حنیف صاحب
۱۱۰۹۹	کریم بخش صاحب
۱۱۱۰۰	عبد الحلیم صاحب
۱۱۱۱۹	ملک فیروز الدین صاحب
۱۱۱۲۱	سید محمود شاہ صاحب
۱۱۱۳۱	میاں پیر بخش صاحب
۱۱۱۴۶	عبد المجید صاحب
۱۱۱۶۱	سکرٹری صاحب
۱۱۱۶۲	میاں غلام حسین صاحب
۱۱۱۶۳	محمد عبد الرحیم صاحب
۱۱۱۶۵	محمد احمد خان صاحب

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

شملہ ۲۶ جون۔ برٹش بلوچستان ایمرجنسی اینڈ منسٹریشن ریگولیشن ۱۹۳۵ء کے نام سے بلوچستان میں زلزلہ سے پیدا شدہ ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ریگولیشن جاری کیا گیا ہے۔ یہ آرڈیننس نہیں بلکہ ریگولیشن ہے۔ یہ ایک سال تک نافذ العمل ہوگا لیکن مقامی گورنمنٹیں مرکزی گورنمنٹ کی منظوری سے اس کی میعاد میں توسیع بھی کرسکتی ہیں۔ اس کے رُو سے مقامی حکومتوں کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ پبلک اور پرائیویٹ جائداد کی حفاظت اور پبلک کی صحت و آرام کی خاطر مناسب قواعد بنا سکتی ہیں۔ یہ ریگولیشن کوئٹہ میں ناپسندیدہ اشخاص کے داخلہ کو روکنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ خلاف ورزی کرنیوالوں کے لئے دو سال قید کی سزا رکھی گئی ہے۔ جس کے ساتھ جرمانہ بھی ہو سکتا ہے مقدمات کی سماعت فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کرسکے گا۔ جس کے فیصلہ کی کوئی اپیل نہ ہوگی

سری نگر ۲۴ جون۔ کل صبح دس بجکر ۷ منٹ پر زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ لوگ سخت پریشان ہوکر مکانوں سے نکل بھاگے۔ بعض مکانات کو نقصان پہنچا مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

نینی تال ۲۶ جون۔ آج کونسل میں اس ریزولیوشن پر بحث ہوئی۔ کہ فیروز آباد میں فساد کے موقعہ پر جو مجسٹریٹ اور پولیس افسر وہاں متعین تھے۔ ان کے رویہ کی تحقیقات کی جائے۔ یہ ریزولیوشن منظور ہوگیا۔ مگر اس ترمیم کے ساتھ کہ اس فساد کے سلسلہ میں جو مقدمات اس وقت عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ ان کے فیصلہ کے بعد یہ تحقیقات کی جائے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ چاہار کی سرحد پر پانچ سو چینیوں نے اسّی جاپانی سپاہیوں پر جو منچوکو کی سرحد پر پٹرول کر رہے تھے حملہ کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جاپان کے محکمہ جنگ نے جاپانی بریگیڈ کو وہاں پہنچ کر مناسب کارروائی کرنے کے آرڈر جاری کر دئے ہیں۔

بمبئی ۲۶ جون۔ بمبئی گورنمنٹ نے پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے ماتحت ہفتہ وار انگریزی اخبار بمبئی سٹینڈرڈ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ اس نے ۱۶ جون کے پرچہ میں کوئٹہ ریلیف فنڈ کے متعلق جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی ایک ہزار کی ضمانت ضبط کرلی گئی ہے۔ کیونکہ اس مضمون سے حکومت کے خلاف منافرت پھیلتی ہے۔ اسی قسم کے ایک مضمون کی بناء پر فری پریس جرنل سے بھی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

پشاور ۲۶ جون۔ کل شب میونسپلٹی کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں پاس کیا گیا کہ جو لوگ آتشزدگی سے بہت بری طرح تباہ ہوگئے ہیں۔ ان کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ قرض دیا جائے۔ جو ۲۳ سال میں باقساط وصول ہو۔ پہلی قسط تین سال کے بعد شروع ہو۔ حکومت سے بھی پانچ لاکھ روپیہ بطور امداد طلب کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۶ جون۔ تاجپورہ سندھ کی ایک چھوٹی سی ریاست ہے معلوم ہوا ہے کہ اس کے نواب نے برطانوی ہند کی ایک دیہاتی عورت کو اپنے حرم میں داخل کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کے خاوند کی طرف سے مزاحمت کی وجہ سے اسے گولی مار کر ہلاک کردیا۔ اسے قتل کرنے کے الزام میں برطانوی ہند کی پولیس نے نواب صاحب کو گرفتار کرلیا ہے۔

پانامہ ۲۵ جون۔ میڈین ایرپورٹ کے دو ہوائی جہازوں میں تصادم کی وجہ سے ۱۷ آدمی ہلاک ہوگئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۶ جون۔ اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے بنگال گورنمنٹ کی متشددانہ کارروائیوں کی تحقیقات کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ اور حکومت کو لکھا تھا۔ کہ اس کے ساتھ تعاون کیا جائے اس کے جواب میں حکومت کی طرف سے انہیں اطلاع دی گئی ہے۔ کہ حکومت اس کمیٹی کے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہیں کرسکتی۔

لاہور ۲۶ جون۔ آج اچھرہ کے ایک جعلی ووٹر کو عدالت نے پانچ ماہ قید بامشقت اور ۲۵ روپے جرمانہ کی سزا دی۔ ملزم نے سرگابا کی تائید میں جعلی ووٹ ڈالا تھا۔ اور ووٹ ڈالنے کے چند منٹ ہی بعد گرفتار کرلیا گیا تھا۔ اس سے احراریوں کی دیانت و امانت اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے۔

لنڈن ۲۵ جون۔ لارڈ ہیلی فیکس (لارڈ ارون سابق وائسرائے ہند) نئے کابینہ میں وزیر جنگ بنائے گئے ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ بہت جلد اپنے عہدہ سے مستعفی ہوجائیں گے جس کی وجہ یہ ہے کہ پولیٹیکل زندگی سے تنگ آچکے ہیں۔ اور اب ریٹائر ہونا چاہتے ہیں۔

الٰہ آباد ۲۶ جون۔ ایک فوجی افسر نے جو زلزلہ کے وقت کوئٹہ میں تھا یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ چونکہ کوئٹہ میں کوئی جیل نہیں رہا۔ اس لئے جو لوگ لوٹ مار کے مرتکب ہوئے۔ انہیں درختوں اور کھمبوں کے ساتھ باندھ کر سزا دی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ ابی سینیا اور اٹلی کی کشمکش نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ برطانوی سفیر مقیم ابی سینیا رخصت پر یہاں آئے ہوئے تھے۔ لیکن ان کی رخصت منسوخ کرکے جلد واپسی کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ تازہ ترین واقعات سے اپنی حکومت کو مطلع کرسکیں

ناگپور ۲۶ جون۔ اس احساس کے پیش نظر کہ جیل میں قیدیوں کے اخلاق درست نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کا میلان طبع بری صحبت کی وجہ سے جرائم کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے۔ سی پی گورنمنٹ ایک نیا تجربہ کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ کونسل کے آئندہ اجلاس میں ہوم ممبر ایک بل پیش کرینگے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلی بار قید کی سزا پانے والوں کو پیرول پر رہا کر دیا جایا کرے گا۔ اور بعض افسران کی نگرانی پر مقرر ہونگے۔ جو ہمدردی اور نصیحت سے انہیں پاکبازانہ زندگی اختیار کرنے کی ترغیب دیں گے۔ اور اگر وہ افسر یہ رپورٹ کریں۔ کہ وہ اپنے زیر نگرانی قیدی کو کنٹرول میں رکھنے سے قاصر ہیں تو پھر اسے عدالت کے سامنے پیش کرکے اس کے متعلق جیل یا ریفارمیٹری انسٹی ٹیوشن میں بھجوائے جانے کا فیصلہ ہوا کرے گا۔

پیرس ۲۵ جون۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نیشنل ڈیفنس بانڈز پر شرح سود ۴½ فیصدی کی بجائے ۴ فیصدی کر دیا جائے۔ اس فیصلہ پر آج سے ہی عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔

بلگریڈ ۲۵ جون۔ یوگوسلاویہ کی حکومت بدل گئی ہے۔ اور نئی وزارت مرتب ہوچکی ہے۔ نئے وزیر اعظم امور خارجہ کے بھی انچارج ہونگے۔ تمام سیاسی پارٹیوں کے نمائندے کیبنٹ میں لئے گئے ہیں۔ یہ کیبنٹ مطلق العنانی کا خاتمہ کرکے جمہوریت کے لئے راستہ صاف کرنے کی کوشش کرے گی۔

گنٹور ۲۵ جون۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو کانگریسیوں کو پچاس پچاس اور ایک کو ڈیڑھ صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ ان پر الزام یہ تھا۔ کہ انہوں نے ایک مذہبی میلہ کے موقعہ پر ایک مندر میں دیوتا کے بت کے ساتھ گاندھی جی کا فوٹو رکھنے پر اصرار کیا۔ اور ٹرسٹیوں کے منع کرنے کے باوجود اس کوشش سے باز نہ آئے۔

شملہ ۲۶ جون۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئٹہ میں ملبے کے نیچے دبے ہوئے مال و اسباب کی حفاظت کے لئے پنجاب اور سندھ کے بعض اضلاع کے چیدہ چیدہ مالکانِ جائداد کے وفود کو کوئٹہ میں جانے کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کا اعلان پہلے کیا جاچکا ہے۔ یہی رعائتیں صوبہ دہلی اور ضلع رہتک کے پراپرٹی اونرز کے وفود کو بھی حاصل ہونگی۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر غلام نبی)